# آلودگی اور اس کے مضر اثرات، اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

## Pollution and its harmful effects in the light of Islamic teachings

**Dr. Muhammad Naseer**
*Assistant Professor Department of Islamic studies & Arabic*
*Gomal University D.I.Khan*
*Email: m.naseer7119@gmail.com*
**Dr. Maqsood ur Rehman**
*Imam o khateeb Jamia Masjid Ahsan e Noor Shah*
*Latif Town Karachi*
*Email: maqsoodrehman@125gmail.com*
**Dr. Muhammad Islam Ghuni**
*Assistant Professor Department of Islamic studies & Arabic*
*Gomal University D.I.Khan*
*Email: islamghuni@gmail.com*

**Abstract**
Nature has kept a great balance in the universe and this balance is the survival of the universe not guaranteed, but the inadvertent intrusion of man has corrupted nature, which the universe is on the path of destruction. Problems that have arisen due to deadly and invasive human encroachments. The main problem is pollution. Many forms of environmental pollution in the atmosphere contagious human diseases are spreading. To reduce these contaminants deforestation is a very effective measure by describing the different forms and types of pollution in the following article in the light of Shari'ah, the path of moderation and balance has been shown in them.

**Keywords:** Nature, universe, pollution, destruction, Shari'ah, balance, guarantor, atmosphere, diseases, spreading, deformity, moving, deadly, contaminants, Effective, moderate, deforestation

## تعارف:

کائنات میں قدرت نے زبردست توازن رکھا ہے اور یہی توازن کائنات کی بقا کا ضامن ہے، مگر انسان کی بے جا دخل اندازی نے فطرت میں بگاڑ پیدا کر دیا ہے، جس کی وجہ سے کائنات تباہی کے راستے پر گامزن ہے۔ انسان کی مہلک اور بے جا دخل اندازیوں کی وجہ سے جن مسائل نے جنم لیا ہے ان میں اہم مسئلہ آلودگی ہے۔ ماحولیاتی آلودگی کی کئی صورتیں فضا میں پھیل کر انسانوں کو نت نئی بیماریوں میں لپیٹ رہی ہیں۔ ان آلودگیوں کو کم کرنے کے لیے جنگلات لگانا نہایت مؤثر اقدام ہے۔ زیر نظر مضمون میں آلودگیوں کی مختلف صورتیں اور قسمیں بیان کر کے شریعت کی روشنی میں ان میں اعتدال و توازن کا راستہ دکھایا گیا ہے۔

کلیدی الفاظ: آلودگی، شرعی، توازن، ضامن، فطرت، بگاڑ، گامزن، مہلک، نت نئی، مؤثر، اعتدال

آلودگی انسانی حفظان صحت اور معاشرے کی بقا کے لیے بہت بڑا چیلنج بن چکی ہے۔ آلودگی کی مختلف شکلیں ہیں جو جگہ جگہ رونما ہو رہی ہیں۔

## (1)عام طور پر پکوان میں ایندھن:

عام طور پر پکوان میں ایندھن کے طور پر لکڑی، کوئلہ، گوبر گیس بجلی کا استعمال ہوتا ہے، ان میں جو چیزیں دھواں چھوڑنے والی ہیں، جن سے ماحول آلودہ ہوتا ہے اور بعض چیزیں دھواں پیدا نہیں کرتیں، لیکن وہ نسبتاً مہنگی ہو سکتی ہیں۔

جو شخص ایسے وسائل استعمال کرنے پر قادر ہو کہ اس کے لئے ارزاں ہونے کی وجہ سے آلودگی پیدا کرنے والے ایندھن کا استعال درست ہو گا؟ جب کہ اس سے اجتماعی ضرر پیدا ہوتا ہے۔ اور ان کے مطابق کم از کم ظن غالب کی حد تک یہ باور کیا جاسکتا ہو کہ فضائی آلودگی میں دھواں پھینکنے والے ایندھن کا بڑا کردار ہے تو ایسی صورت میں ممکن حد تک ایسے ایندھن کے استعمال میں احتیاط کرنا ضروری ہے، اور اگر کم دھواں پھینکنے والے ایندھن یا دیگر متبادل وسائل بسہولت میسر ہوں، تو ترجیحی طور پر انہی کو اختیار کرنا چاہئے، معروف فقہی ضابطہ ہے:

**درء المفاسد أولى من جلب المنافع** (1)مضرت کو دور کرنا منافع کے حصول سے مقدم ہے۔

شریعت میں معروفات کے حصول سے زیادہ منہیات سے گریز پر زور دیا گیا ہے، جیسا کہ ایک حدیث پاک میں منہیات سے ہر حال میں بچنے کا حکم دیا گیا ہے جبکہ معروفات پر حسب امکان عمل کرنے کو کہا گیا ہے، حضرت ابو ہریرہ راوی ہیں: **فإذا نهيتكم عن شيء فاجتنبوه وإذا أمرتكم بأمر فأتوا منه ما استطعتم**(2)ترجمہ: جس کام سے میں روکوں اس سے رک جاؤ اور جس کام کا حکم دوں اس پر حتی الامکان عمل کرو۔

ایک حدیث میں ہے کہ: **ما خير رسول الله صلى الله عليه وسلم بين أمرين قط الا أخذ أيسر هما، ما لم يكن إثما** (3)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کو جب دو چیزوں میں سے ایک کا انتخاب کرنا ہوتا تو آپ آسان ترین کو اختیار فرماتے تھے، بشرطیکہ گناہ نہ ہوتا۔

علامہ ابن عبد البر القرطبی نے اس کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ان کا تعلق آپ کی ذات سے نہیں بلکہ امت سے ہے: **فلعلها ذهبت إلى أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يختر القصر في أسفاره إلا توسعة على أمته وأخذا بأيسر أمر الله**(4)

اس کا مطلب ہے کہ اجتماعی مفادات کی رعایت ذاتی مفادات کے مقابلے میں زیادہ لائق ترین ہے۔

علامہ ابن نجیم نے لکھا ہے کہ اگر دو مساوی چیزوں کا مسئلہ ہو تو جس پر وہ عمل کر سکتا ہے تو کر لے، لیکن اگر تفاوت ہو تو جو اھون ہے اسے اختیار کیا جائے گا، اور حرام چیزوں کے ارتکاب سے ہر حال میں پرہیز کیا جائے گا:
**الأصل في جنس هذه المسائل أن من أُبتلِيَ ببليتين ، وهما متساويتان ياخذ بأيتهما شاء ، وإن اختلفا يختار أهونهما ؛ لأن مباشرة الحرام لا تجوز إلا للضرورة (5)**

مگر یہ حکم اس وقت ہے جب انسان صاحب استطاعت ہو، استطاعت نہ ہونے کی صورت میں مہنگے ایندھن کے استعمال کا پابند کرنا تکلیف مالایطاق ہے اور اس کو ضرر میں مبتلا کرنا ہے۔

## (2) گاڑیوں کا استعمال:

ایک اہم ترین سوال گاڑیوں سے متعلق ہے، گاڑیاں ڈیزل سے بھی چلتی ہیں اور پٹرول، گیس اور بیٹری سے بھی، بلکہ شمسی توانائی کو بھی قابل استعمال بنانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ ماہرین کے مطابق ڈیزل کی گاڑیوں سے پٹرول، گیس وغیرہ کے مقابلے میں آلودگی کا زیادہ اندیشہ ہے اسی لئے بعض مقامات پر انتظامیہ کی طرف سے ایسے قواعد بھی بنائے جاتے ہیں جن کے مطابق ڈیزل کی گاڑیاں استعمال نہ کی جائیں یا کم سے کم کی جائیں، ان قوانین پر عمل کرنے کی حیثیت کیا ہوگی اور خود اپنے طور پر بھی عملی نقطۂ عمل کیا ہونا چاہئے؟ گاڑیاں آج کے دور میں انسان کی بنیادی ضروریات میں شامل ہے، ان سے سفری تقاضے ہی نہیں بلکہ بہت سے لوگوں کا معاش بھی وابستہ ہے کہ اس کے بغیر بڑے شہروں میں انسان نہ ڈیوٹی دے سکتا ہے اور نہ کہیں آمد و رفت کر سکتا ہے، کتنے لوگ ٹرانسپورٹ کے شعبہ ہی سے جڑے ہوئے ہیں وغیرہ۔ اور روزمرہ کے استعمال کی چیزوں میں ہر شخص کم سے کم گرانباری کا خواہشمند ہوتا ہے، بلکہ ہر شخص مہنگے وسائل کا متحمل بھی نہیں ہو سکتا، اس طرح کے مواقع پر فقہاء کے ان قواعد سے استفادہ کیا جا سکتا ہے، جن میں مشقت کو باعث تخفیف قرار دیا گیا ہے:
**الضرر يزال المشقة تجلب التيسير إذا ضاق الأمر اتسع. وقد عزا الخطابي هذه العبارة إلى الشافعي رضي الله عنه عند كلامه على الذ باب يقع في الماء القليل ، ويقرب منها الضرورات تبيح المحظورات (6)**

اسی کے ساتھ ان قواعد کو بھی شامل کیا جائے کہ: **ما أبيح للضرورة يقدر بقدرها يتحمل الضرر الخاص و لأجل دفع ضرر العام (7)**

جس حکم کی بنیاد ضرورت پر ہو وہ بقدر ضرورت ہی ہوتی ہے۔ نیز ضرر عام سے بچنے کے لئے ضرر خاص کا تحمل ہوتا ہے۔

اس ضمن میں فقہاء نے کپڑے کی دکانوں کے علاقے میں کھانا پکانے کا ہوٹل بنانے سے منع کیا ہے کہ مبادا کوئی چنگاری کپڑوں کو نقصان نہ پہونچادے۔ جبکہ ہوٹل انسان کی ضروریات میں شامل ہے، لیکن اس کے لئے مناسب مقام کا انتخاب کرنا ہو گا، ان ضوابط اور مباحث سے یہ متبادر ہوتا ہے کہ بلاشبہ گاڑیاں انسان کی لازمی ضرورت ہیں، اور ہر شخص مہنگے ایندھن کا متحمل نہیں ہو سکتا، اور نہ پر علاقے میں دھواں سے نکلنے والا دھواں ناقابل تحمل ہوتا ہے، چھوٹے شہروں میں یا کھلی آبادیوں میں گاڑیاں بھی کم ہوتی ہیں، اور فضا بھی کھلی ہوتی ہے، اس لئے عام علاقوں میں ڈیزل کی گاڑی ترک کرنے کے لئے کوئی وجہ ترجیح نہیں ہے، بلکہ نسبتا ارزاں ہونے کی بنیاد پر عام لوگوں کے لئے اس کے استعمال میں سہولت زیادہ ہے، اور اس پر پابندی عائد کرنے میں ان کا ضرر ہے، البتہ بڑے شہروں یا جن مقامات میں انتظامیہ محسوس کرے کہ یہاں ڈیزل کی گاڑیوں کا استعمال عام زندگی کے لئے نقصان دہ ہے، تو وہاں انتظامی قواعد کی رعایت کرنا واجب ہے، اور اگر حکومت کی طرف سے کوئی قانونی ممانعت موجود نہ ہو تب بھی حسب امکان ضرر عام سے بچنے کے لئے ڈیزل کی گاڑیوں کا ترک مستحب ہو گا۔

## (3) حکومتی قوانین کی رعایت:

حکومت کے انتظامی قواعد کی رعایت ایک تو ضرر کی بنیاد پر ہے۔ دوسرے مسلمان جس ملک کا شہری ہوتا ہے حسبِ ضابطہ شہریت وہاں کے قوانین تمدن کی جائز حدود میں ممکنہ رعایت ضروری ہے کہ مسلمان اپنے عہد کی پاسداری کا پابند ہوتا ہے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: **المسلمون عند شروطهم فيما وافق الحق**(8) ترجمہ: موافق حق معاملات میں مسلمان شرائط کا پابند ہوتا ہے۔

فقہاء نے قومی اور بین الاقوامی بے شمار مسائل میں اس حدیث کو بنیاد بنایا ہے۔ علاوہ ازیں مسلمان کی عزت و حرمت کی حفاظت مقاصد دین بلکہ ضروریات ستہ (حفاظت دین، حفاظت جان، حفاظت مال، حفاظت عقل، اور حفاظت آبرو یا نسب) میں شامل ہے(9)۔

ملکی قوانین کی خلاف ورزی کی صورت میں اس کی عزت و آبرو خطرہ میں پڑ سکتی ہے، اس لئے بلا کی عذر شرعی کے اس کو خطرہ میں ڈالنا درست نہیں۔

## (4) روشنی کے لئے جنریٹر کا استعمال:

یہی حکم روشنی کے حصول کے لئے جنریٹر کا بھی ہے، ڈیزل اور مٹی کے تیل سے جو جنریٹر چلتے ہیں وہ بہت دھواں دیتے ہیں، جبکہ گیس اور پٹرول سے چلنے والے جنریٹر کم دھواں دیتے ہیں، روشنی انسان کی لازمی ضرورت ہے، اس سے چارۂ کار نہیں ہے، اس لئے جنریٹر کے استعمال پر پابندی عائد کرنا ممکن نہیں، البتہ اگر

بسہولت کم دھواں والا جز بیٹر میسر ہو، تو اسی کو استعمال کرنا چاہئے، بصورت دیگر گنجان علاقے یا بڑے شہروں میں ان کے استعمال سے گریز کرنا چاہیے، اور اگر کسی ملک کا قانون کسی شہری پر پابندی عائد کرے تو اس سے پرہیز کرنا واجب ہے۔

## (5) سولر لائٹ کا استعمال:

ایندھن کے مذکورہ وسائل کے ساتھ ساتھ اس وقت شمسی توانائی کا استعمال کافی بڑھ رہا ہے، حکومت بھی اس کے لئے بعض سہولتیں فراہم کر رہی ہیں، اس میں ایک بار ضرور خطیر رقم خرچ ہو جاتی ہے لیکن آئندہ وہ برقی بلوں سے بچ جاتا ہے، صاحب استطاعت افراد اور اداروں کے لئے آلودگی سے محفوظ اس توانائی کا استعمال مستحسن قرار پائے گا بالخصوص آلودگی سے متاثرہ علاقوں میں اس کی حوصلہ افزائی ہونی چاہئے کہ اس میں مالی بچت بھی ہے اور آلودگی سے تحفظ بھی، اور اس کو مستقبل کی بہتر منصوبہ بندی بھی قرار دیا جاسکتا ہے۔ پیغمبر خدا حضرت یوسف نے بادشاہ مصر کو مالی وسائل کے حصول اور ترقی کا جو مشورہ دیا تھا اور جس کی بناء پر ملک آئندہ کے مالی بحران سے محفوظ رہا تھا، یہ مستقبل کی منصوبہ بندی ہی تھی، مگر بادشاہ حضرت یوسف کے مشورہ کے مطابق اپنے تمام وسائل استعمال نہ کرتا تو آئندہ کے لئے اسے راحت نہیں مل سکتی تھی، اور ظاہر ہے کہ یہ کام مصر کا ہر شہری انجام نہیں دے سکتا تھا، یہ حکومت کے اختیار کی چیز تھی، اس سے بجا طور پر یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ صاحب استطاعت حضرات بہتر مستقبل کے لئے نسبت مہنگے وسائل کا استعمال کریں جن کی بدولت وہ آئندہ مالی گران باریوں سے محفوظ رہ سکتے ہوں تو اسوۂ یوسفی سے اس کے جواز بلکہ استحسان پر استدلال کیا جاسکتا ہے۔

## (6) کارخانوں کی کثرت:

صنعتی ترقی کے اس دور میں چھوٹے بڑے کارخانوں کی بہتات ہے اور یہ یقیناً موجودہ دور کی ایک ضرورت ہے، لیکن کارخانوں میں جو ایندھن استعمال کیا جاتا ہے وہ بہت دھواں پیدا کرنے والا ہوتا ہے، اور جو صنعتی فضلات باہر پھینکے یا بہائے جاتے ہیں، وہ فضائی آلودگی پیدا کرتے ہیں اس لئے حکومت نے اس کے لئے کئی قوانین بھی بنائے ہیں مثلاً کارخانے آبادیوں سے باہر ہوں، ان کی چمنیوں کو ایک خاص سطح تک اونچا رکھا جائے، کم سے از کم آلودگی پیدا کرنے والے ایندھنوں کا استعمال کیا جائے، اسی طرح فضلات کو تحلیل کرنے کی تدابیر اختیار کی جائیں، ظاہر ہے کہ یہ قوانین انسانی بھلائی ہی کے نقطہ نظر سے بنائے گئے ہیں، ان قوانین کی خلاف ورزی ازروئے شرع درست نہیں۔ مخصوص علاقوں میں کرنے کی ہدایت دی ہے، اور آباد یا گنجان علاقوں میں ان کو کرنے سے منع کیا ہے، اور ان کو ضرر فاحش یا ضرر غیر عادی وغیرہ سے تعبیر کیا ہے۔

## (7) عوامی مقامات پر فضلات اور کچرا ڈالنا:

انسان جانور سے بھی غذا حاصل کرتا ہے، جانور کے قابل استعمال اجزاء کے حاصل کرنے کے بعد بعض اجزاء جیسے خون، اوجھڑی وغیرہ ضائع کر دی جاتی ہے، نباتات کے مقابلے میں جانوروں میں جلد تعفن پیدا ہو جاتا ہے، اور یہ بہت تیزی سے فضا کو آلودہ کرتے ہیں، اس سے بکثرت بیماریاں پیدا ہوتی ہیں بالخصوص جب بیک وقت بہت سارے جانور ذبح کئے جائیں، جیسا کہ قربانی کے وقت ہوتا ہے، ایسے مواقع پر امکانی نقصانات سے بچنے کے لئے خصوصی ہدایات تو موجود نہیں ہیں، لیکن اسلام کے اصول نظافت و طہارت کا تقاضا ہے کہ اس طرح کے کام کرنے والے لوگوں کی خود ذمہ داری بنتی ہے کہ آباد علاقوں میں اس قسم کی غلاظتیں نہ پھیلائیں، بلکہ ان کو ان کے مخصوص مقامات پر ڈالیں جیسا کہ تمام کتب فقہ میں مختلف ابواب کے تحت مزبلہ، مجزرہ، مربض وغیرہ کے الفاظ ملتے ہیں، جنسے اندازہ ہوتا ہے کہ ہر دور میں غلاظتوں کے لئے مخصوص مقامات رہے ہیں۔

ایک حدیث میں ہے کہ نبی کریم نے ایک قوم کے سباطة (یعنی گندگی ڈالنے کی مخصوص جگہ) پر تشریف لائے اور پیشاب فرمایا۔(10)

جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عہد نبوت میں بھی گندگی اور کچرا وغیرہ ڈالنے کی مخصوص جگہیں تھیں۔

اسی طرح نے شریعت نے راستے سے گندگی اور تکلیف دہ چیزوں کے ہٹانے کا حکم دیا ہے۔ کوئی درخت مسافروں کو تکلیف پہونچاتا ہو تو اس کو کاٹنے کی تلقین کی گئی ہے: **إن شجرة كانت تؤذي المسلمين فجاء رجل فقطعهافدخل الجنة**(11)

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک درخت مسلمانوں کو تکلیف پہونچاتا تھا ایک شخص نے اسے کاٹ دیا تو وہ جنت کا مستحق ہو گیا)

**عن أبي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال نزع رجل لم يعمل خيرا قط غصن شوك عن الطريق إنما كان في شجرة فقطعه وألقاه وإنما كان موضوعا فأماطه فشكر الله له بها فأدخله الجنة** (12)

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص نے بھی کوئی نیک عمل نہیں کیا تھا اس نے راستہ سے کانٹے دار شاخ ہٹادی، یا کانٹا دار درخت تھا اس کو کاٹ دیا، یا کہیں دور جا کر ڈال دیا، یا راستہ پر کانٹا رکھا ہوا تھا اس کو ہٹا دیا، تو اللہ پاک نے اس کے اس عمل کی قدر دانی فرماتے ہوئے اس کو جنت میں داخل فرما دیا۔

عام جگہوں پر پیشاب یا پاخانہ کرنے بلکہ تھوکنے سے بھی منع کیا گیا ہے اگر کسی نے تھوک دیا تو حکم دیا گیا کہ اس کو دفن یا صاف کر دے،

اجتماعی مواقع پر بدبودار چیزیں کھا کر آنے سے منع کیا گیا ہے۔ فقہ حنفی میں ہے کہ عام راستہ میں اگر کوئی شخص بیت الخلا بنادے، یا پرنالہ کھول دے جس کا پانی راستے پر گرتا ہو اور اس سے عام لوگوں کو دشواری ہوتی ہو تو یہ قانونا ممنوع ہے اور اس کے خلاف عدالت میں استفادہ کیا جاسکتا ہے، بلکہ مخصوص راستوں میں بھی تمام شرکاء کی رضامندی ضروری ہے۔

کتاب الخراج میں حضرت امام ابو یوسف تحریر فرماتے ہیں: **الاینبغي لأحد أن يحدث شيئا في طريق المسلمين ممايضرهم ولا يجوز للامام أن يقطع شيئا من طريق المسلمين ممافيه الضرر عليهم ولايسعه ذلک (13).**

ترجمہ: کسی کے لئے جائز نہیں کہ راستہ میں ایسا کام کرے جو مسلمانوں کے لئے تکلیف دہ ہو اور نہ حکومت کے لئے یہ جائز ہے کہ کسی کے لئے اس طرح کا عمل کرے، یہ اختیار حکومت کو بھی حاصل نہیں ہے۔

بصورت دیگر اگر غلاظت پھیلانے والوں کا تعین نہ ہو سکے تو حکومت کی ذمہ داری ہے، کہ وہ اس تعلق سے ضروری اقدامات کرے، اور تمام گندے مقامات سے غلاظتوں کو صاف کرائے:

فقہ مالکی کا ایک جزئیہ ہے کہ کسی خالی پڑی ہوئی زمین پر لوگ کچرا ڈال جاتے ہوں، جس سے آس پاس میں سخت بدبو پھیلتی ہو اور کچرا ڈالنے والوں کا تعین نہ ہو تو زمین کا مالک اس کی صفائی کا ذمہ دار ہوگا اگرچہ وہ خود کوئی کچرا نہ ڈالتا ہو۔ (14)

ایک بار حضور ﷺ نے مسجد کی دیوار پر کسی کے تھوک کے نشانات دیکھے، تو آپ نے ناگواری کا اظہار فرمایا اور اپنے دست مبارک سے صاف فرمایا۔ اس سے یہ مستفاد ہوتا ہے کہ گندگی پھیلانے والوں کا پتہ نہ ہو تو مملوکہ زمین میں مالک زمین اور عام اراضی اور مقامات پر حکومت اس کی صفائی کے لئے جوابدہ ہے۔

## (8) پلاسٹک کی تھیلیاں:

سامان کی پیکنگ بھی ایک اہم ضرورت ہے، لیکن اس کے لئے آج کل جس قسم کی پلاسٹک کی تھیلیاں دستیاب ہیں وہ زمین میں تحلیل نہیں ہوتیں اور اگر ان کو جلایا جائے تو بہت کثیف دھواں پیدا ہوتا ہے، مگر سستا اور خوشنما ہونے کی وجہ سے اس کا بکثرت استعمال کیا جاتا ہے، ماہرین اس کو ماحولیات کے لئے بہت خطرناک تصور کرتے ہیں۔ ایسی چیزوں کے استعمال سے پرہیز کرنا چاہئے، اور اگر اس کی ممانعت کا قانون بنا ہوا ہے تو اس کا لحاظ رکھنا

ضروری ہے، اور اگر ایسا کوئی قانون موجود نہ ہو اور ماہرین کے مطابق یہ نقصان دہ ہو تو بھی اس سے احتراز کرنا چاہئے، اور اگر استعمال کیا جائے تو جلانے کے مقابلے میں دفن کرنے کو ترجیح دی جائے، حنفیہ بھی سخت کثافت پھیلانے والی اور دھواں خیز چیزوں کے استعمال سے منع کرتے ہیں: **لم يجز لأنه يضر بجيرانه ضررا فاحشا لا يمكن التحرز عنه فإنه يأتي منه الدخان الكثير**(15)

یہ جائز نہیں اس لئے کہ اس سے پڑوسیوں کو ایسا ضرر پہونچتا ہے جس سے بچنا ممکن نہیں کیونکہ اس سے بہت زیادہ دھواں نکلتا ہے۔

## (9)سگریٹ وغیرہ کا استعمال:

اسی طرح تمباکو کی اشیا جیسے سگریٹ، بیڑی اور حقہ وغیرہ کا استعمال بذات خود کراہت سے خالی نہیں، پھر ان سے جو کثیف دھواں نکلتا ہے اس کا نقصان آس پاس والوں کو بھی ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ آج کل ایئر پورٹ اور عوامی مقامات پر ایسی چیزوں کے استعمال کے لئے اسموکنگ زون بنائے گئے ہیں، تاکہ عام لوگ ان کے اثرات بد سے محفوظ رہیں، شرعی طور پر ایسی چیزوں کا استعمال کرنا مکروہ ہے، اور جن مقامات پر ان کا استعمال ممنوع ہو وہاں ان کا استعمال کرنا درست نہیں ہے۔

## (10)عوامی مقامات پر استنجا کرنا:

ہمارے ملک میں اب بھی بہت سے گھروں میں بیت الخلا نہیں ہیں، اور لوگ کھیتوں میں یا سڑکوں کے کنارے رفع حاجت کرتے ہیں، اور پیشاب تو عوامی مقامات جیسے ریلوے اسٹیشنوں، بس اسٹینڈ وغیرہ پر بے تکلف کیا جاتا ہے بہت سے لوگ گندا پانی اور فضلات کھلی نالیوں میں بلکہ گلیوں میں بہا دیتے ہیں جس سے لوگوں کو تکلیف پہونچتی ہے اور اس سے فضائی آلودگی بھی پیدا ہوتی ہے، اس قسم کے اعمال سے گریز کرنا از روئے شرع لازم ہے: کھلی فضا میں پیشاب پاخانہ کرنے کا رواج بہت قدیم ہے، عہد نبوت میں بھی اکثر لوگ کھیتوں وغیرہ ہی میں استنجا کی حاجت کے لئے جاتے تھے، مگر نبی کریم ﷺ نے ہدایت کی تھی کہ عوامی مقامات، اور راستے وغیرہ پر غلاظت نہ کی جائے بلکہ پردے کی جگہوں کا انتخاب کیا جائے، اور حتی الامکان پانی کا استعمال کیا جائے اس سے طہارت کے علاوہ دوسرا فائدہ یہ حاصل ہوتا ہے کہ غلاظتیں زیر زمین پیوست ہو جاتی ہیں۔ آج کے دور میں بیت الخلا بنانے کا عمومی رجحان ہے، اور تقریبا تمام ہی عوامی مقامات پر استنجا وغیرہ کا پورا انتظام موجود ہے، ان حالات میں عوامی مقامات کھلی جگہوں، یا راستوں وغیرہ میں پیشاب پاخانہ کرنا اسلامی ہدایات کی صریح خلاف ورزی ہے، نیز فضائی آلودگی اور لوگوں کے لئے باعث ضرر ہونے کی بنا پر ممنوع ہے۔

## (11)عوامی مقامات پر تھوکنا:

اگر تھوکنے والے نے کوئی نقصان دہ چیز کھار کھی ہے تو یہ بھی مضر صحت جراثیم پر مشتمل ہونے کی وجہ سے ماحول کو نقصان پہنچاتی ہیں، اسی لئے بعض ملکوں میں سڑک اور عوامی مقامات پر تھوکنے کو قانونا ممنوع قرادیا گیا ہے، اور بہت سے عوامی مقامات پر تھوک دان بنادیئے گئے ہیں، شریعت میں بھی عوامی مقامات پر تھوکنا ممنوع ہے، بالخصوص اگر اس نے کوئی زہریلی چیز کھار کھی ہو: جیسا کہ بدبودار چیز کھاکر مسجد آنے سے منع کیا گیا(16)
حضور ﷺ نے ایک امام مسجد کو دیوار مسجد پر بے احتیاطی کے ساتھ تھوکنے کی پاداشمیں امامت سے معزول فرمادیا(17)دیوار مسجد پر تھوک کے اثرات دیکھ کر آپ نے سخت ناگواری کا اظہار فرمایا۔(18)
ہر جگہ تھوکنے سے بھی آپ نے منع فرمایاہے، بلکہ موقعہ محل کے لحاظ سے بائیں یا زیر قدم تھوکنے کی ہدایت فرمائی۔(19)اس لئے اس سلسلے میں قانون ممانعت کی حوصلہ افزائی ہونی چاہئے۔

## (12)شعاعوں کو جنم دینے والی مشینیں:

مختلف مشینیں مثلا فرج، واشنگ مشین، ایر کنڈیشن، ٹی وی اور موبائل وغیرہ شعاعوں کو جنم دیتی ہیں، ماہرین کا خیال یہ ہے کہ بکثرت ان کے استعمال کی وجہ سے پرندوں اور کیڑے مکوڑوں میں زیادتی آتی جارہی ہے شرعی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو مذکورہ اشیاء میں سے اکثر آج کے دور میں انسانی ضروریات میں شامل ہیں، اس لئے بالکلیہ ان پر ممانعت عائد کرنا تو بہت مشکل ہے، کہ یہ خود اصحاب ضرورت کو ضرر میں مبتلا کرنا ہو گا، البتہ حد ضرورت سے زائد استعمال کرنا منع ہے، کہ ضرورت سے زیادہ استعمال اسراف ہے، مضر صحت بھی ہے اور ماحولیاتی آلودگی کا باعث بھی۔

---

## المصادر والمراجع:


1. الاشباہ والنظائر، زین العابدین بن ابراھیم بن نجیم، ج:1، ص:90: مکتبہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان، طبع:1980ء۔

Al-Ashbahwa-Nazair, Zain ulAabideen bin Ibraheem Bin Najeem Vol:1 Page:90 Taba: Maktaba Dar-Al-kutub Al-elmiya, BerootLibnanTaba 1980 A.D

2. صحیح البخاری، امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، ج:6، ص:2658، حدیث نمبر 6858، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، طبع: 1982۔

Sahih Al-Bukhari, Imam Abu Abdullah Muhammad Bin Ismail, Bukhari Vol:6 Page:2658 Hadees No:6858 Maktaba Dar-Al-kutub Al-elmiya, BerootLibnanTaba 1982 A.D

3. صحیح مسلم، ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری، ج:7، ص:80، مکتبہ دار الافاق الجدیدہ، بیروت۔

Sahih Muslim, Abu Alhussain, Muslim Bin Hijjaj, Al Qasheeri Vol:7 Page: 80 Maktaba Dar Al Afaq Al-jadeedah, Beroot.

4. التمہید لما فی الموطا من المعانی والمسانید، ابویوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر، ج:11، ص:172، مکتبہ مؤسسہ القرطبہ، بیروت۔

Atamheed Al Maafi Fil Mota Min Al Maaniwalmasaneed, Abu Yousuf Bin Abdullah Bin Muhammad bin Abdul Barr. Vol:11 Page:172 MaktabaMousisa Al Qartaba, Beroot.

5. الاشباہ والنظائر، زین العابدین بن ابراھیم بن نجیم، ج:1، ص:90، مکتبہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان، طبع:1980ء۔

Al-Ashbahwa-Nazair, Zain ulAabideen bin Ibraheem bin Najeem Vol:1 Page:90 Taba: Maktaba Dar-Al-kutub Al-elmiya, BerootLibnanTaba 1980 A.D

6. الاشباہ والنظائر، للامام تاج الدین عبدالوھاب بن علی ابن عبدالکافی السبکی، ج:1، ص:58، مکتبہ الکتب العلمیہ، طبع:1991۔

Al-Ashbahwa-Nazair, lel Imam Tajuddin Abdul Wahab Bin Ali Ibn Abdul Kaafi As-Subki Vol:1 Page:58 Taba: Maktaba Dar-Al-kutub Al-elmiya, BerootLibnanTaba 1991 A.D

7. الاشباہ والنظائر، زین العابدین بن ابراھیم بن نجیم، ج:1، ص:87، مکتبہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان، طبع:1980ء۔

Al-Ashbahwa-Nazair, Zain ulAabideen bin Ibraheem Bin Najeem Vol:1 Page:90 Taba: Maktaba Dar-Al-kutub Al-elmiya, BerootLibnanTaba 1980 A.D

8. السنن الکبریٰ وفی ذیلہ الجوھر النقی، ابوبکر بن الحسن بن علی البیھقی، ج:7، ص:249، حدیث نمبر 14821، مکتبہ مجلس دائرۃ المعارف النظامیۃ، طبع:1344ھ۔

Al-Sunan-Al Kubra wa fi ZailaAljawahir Al Naqi, Abu Bakar Bin Al Hassan Bin Ali Al-Beheqi, Vol:7 Page: 249 Hadees No. 14821, MaktabahMajlisDairat-tul-Maarif Al NizamiyatTaba 1344 hijra

9. شرح مختصر الروضۃ، سلیمان بن عبدالقوی بن الکریم الصرصری، ج:3، ص:209، مکتبہ مؤسسۃ الرسالۃ، طبع:1407ھ۔

SharahMukhtasir Al-Rozat, Sullyman Bin Abdul Qavi Bin Al-Kareem Al-Sar Sari Vol:3 Page: 209 MaktabaMousat Al Risalat Taba1407 Hijar

10. صحیح البخاری، امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، ج:1، ص:90، حدیث نمبر222، مکتبہ دار ابن کثیر، الیمامہ، بیروت، طبع:1407ھ۔

Sahih Al-Bukhari, Imam Abu Abdullah Muhammad Bin Ismail, Bukhari Vol:1 Page:90 Hadees No:222 Maktaba Dar-Ibn- Kaseer Al-yamamaBerootTaba 1407 hijra

11. صحیح مسلم، ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری، ج:8، ص:34، رقم الحدیث:6838، مکتبہ دار الجیل، بیروت۔

Sahih Muslim, Abu Alhussain, Muslim Bin Hijjaj, Al Qasheeri Vol:8 Page: 34 Raqamul Hadis 6838 Maktaba Dar Al Kitab Al-Arabi, Beroot.

12. سنن ابی داؤد، للامام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، ج:4، ص:538، رقم الحدیث:5247، مکتبہ دار الکتاب العربی، بیروت۔

Sunan Abi Dawood lel Imam Abu- Dawood Sullyman Bin AshasSjistani, Vol:4 Page:538 Raqamul Hadis 5247 Maktaba Dar Al Jeel, Beroot.

13. کتاب الخراج، امام ابویوسف، ج:1، ص:101، قاہرہ، طبع:1347،

Kitab-Al Kharaj, Imam Abu Yousuf Vol:1 Page:101 Taba 1347 hijra

14. تبصرۃ الحکام، امام شمس الدین محمد بن فرحون الیمری المالکی، ج:2، ص:263، دار عالم الکتب، طبع:2003 / 1423

Tabsirat-Al-Ahkam, Imam Shamsuddin Muhammad Bin Firoon Al-Yaemary-Al-Malki, Dar Aalim Al-Kutub Vol: 2 Page:263 Taba 2003 A.D/ 1423 hijra

15. حاشیۃ رد المحتار، علی الدر المختار، شرح تنویر الابصار، محمد امین الشہیر ابن عابدین، ج:5، ص:449، مکتبہ دار الفکر، طبع: 2000ء۔

HashyatRadd-ul Muhtar-Ala Al-dur-al-Mukhtar, SharahTanveer-ul-Absar, Muhammad Ameen Al-Shaheer, Abne-Abedeen Vol:5 Page 449 Dar-ul F-ekar, Al-Beroot 2000 A.D.

16. صحیح البخاری، امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، ج:5، ص:2077، حدیث نمبر5137، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، طبع:1982۔

Sahih Al-Bukhari, Imam Abu Abdullah Muhammad Bin Ismail, Bukhari Vol:5 Page:2077 Hadees No:5137 Maktaba Dar-Al-kutub Al-elmiya, BerootLibnanTaba 1982 A.D

17. سنن ابی داؤد، للامام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، ج:1، ص: 181، رقم الحدیث:481، مکتبہ دار الکتاب العربی، بیروت، طبع1987۔

Sunan Abi Dawood lel Imam Abu- Dawood Sullyman Bin AshasSjistani, Vol:1 Page:181 Raqamul Hadis 481 Maktaba Dar Al Jeel, BerootTaba 1987 A.D

18. صحیح البخاری، امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، ج:1، ص:159، حدیث نمبر398، مکتبہ دار ابن کثیر، الیمامہ، بیروت، طبع:1987ھ۔

Sahih Al-Bukhari, Imam Abu Abdullah Muhammad Bin Ismail, Bukhari Vol:1 Page:159 Hadees No:398 Maktaba Dar-Ibn- Kaseer Al-yamamaBerootTaba 1407 hijra

19. صحیح البخاری، امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، ج:1، ص:160، حدیث نمبر400،مکتبہ دار ابن کثیر ، الیمامہ، بیروت، طبع:1407ھ۔

Sahih Al-Bukhari, Imam Abu Abdullah Muhammad Bin Ismail, Bukhari Vol:1 Page:160 Hadees No:400 Maktaba Dar-Ibn- Kaseer Al-yamamaBerootTaba 1407 hijra